السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شاعری کی شرعی حدود کیا ہیں۔؟ یہ جائز ہے یا ناجائز اور اگر جائز ہے تو اس کی حدود کا تعین کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شاعری بمثل کلام کے ہے، اچھی شاعری اچھی کلام ہوتی ہے اور بری شاعری بری کلام ہوتی ہے۔ بذات خود شاعری مذموم یا ممدوح نہیں ہے، اس کا حکم اس کے معانی اور موضوع کے مطابق ہوگا۔ جس طرح بری کلام ممنوع اور حرام ہے اسی طرح بری شاعری ممنوع اور حرام ہے۔ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں :

"ولیس فی إباحة الشعر خلاف، وقد قاله الصحابة والعلماء، والحاجة تدعو إلیه لمعرفة اللغة العربیة والاستشهاد به فی التفسیر، وتعرف معانی کلام تعالی وکلام رسوله صلی الله علیه وسلم، ویستدل به أیضاً علی النسب والتاریخ وأیام العرب" [1]

شعر کے مباح ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف میں سے بھی مکرم لوگ شعر کہا کرتے تھے، نیز لغت عرب کی معرفت اور تفسیر میں استشہاد کے لئے شعر عربی کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ شعر سے کلام الہی اور کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی کی معرفت ہوتی ہے اور اس سے نسب، تاریخ اور ایام عرب پر استدلال کیا جاتا ہے۔

متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر پڑھا کرتے تھے، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو آپ نے خود حکم دے کر شعر کہنے کو کہا۔

قرآن وحدیث میں جن شعروں یا شاعروں کی مذمت آئی ہے ان سے مراد ایسے شعر ہیں جو خلاف شرع ہوں، شرک وبدعت اور جھوٹ پر مبنی ہوں اور ان میں پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائی گئی ہو یا عشق ومحبت سے مزین ہوں۔

لیکن جن شعروں میں تفقہ فی الدین، اسلام کی سربلندی، شان صحابہ اور عظمت اسلام کے موضوعات بیان کئے گئے ہوں ایسے اشعار مستحسن اور جائز ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص